بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۷ سوموار ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ ۱۱ وفا ۱۳۶۲ ہش ۱۱ جولائی ۱۹۸۳ء نمبر ۱۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید الفطر کے مبارک روز اللہ تعالیٰ کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت

خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسا امر میری تائید میں ظاہر ہونیوالا ہے جس سے میری سچائی ظاہر ہوگی

حضرت ..... مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عید کی مبارک صبح کو جو الہام بطور ہدیۂ عید سنایا اور اس کے متعلق جو اشتہار شائع کیا گیا ہے اسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

" بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

وحی الٰہی کی ایک پیشگوئی جو پیش از وقت شائع کی جاتی ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک شخص اس کو خوب یاد رکھے۔

اوّل ایک خفیف خواب میں جو کشف کے رنگ میں تھا مجھے دکھایا گیا کہ میں نے ایک لباس فاخرہ پہنا ہوا ہے اور چہرہ چمک رہا ہے۔ پھر وہ کشفی حالت وحی الٰہی کی طرف منتقل ہو گئی۔ چنانچہ وہ تمام فقرات وحی الٰہی کے جو بعض اس کشف سے پہلے اور بعض بعد میں تھے ذیل میں لکھے جاتے ہیں اور وہ یہ ہیں:۔

یُبْدِیْ لَکَ الرَّحْمٰنُ شَیْئًا ۔ اَتٰی اَمْرُ اللّٰہِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْہُ بَشَارَۃٌ تَلَقَّاھَا النَّبِیُّوْنَ ۔

ترجمہ:۔ خدا جو رحمان ہے تیری سچائی ظاہر کرنے کیلئے کچھ ظہور میں لائے گا۔ خدا کا امر آرہا ہے۔ تم جلدی نہ کرو۔ یہ ایک خوشخبری ہے جو نبیوں کو دی جاتی ہے۔

صبح پانچ بجے کا وقت تھا یکم جنوری ۱۹۰۳ء و یکم شوّال ۱۳۲۰ھ روز عید جب میرے خدا نے مجھے یہ خوشخبری دی۔ اس سے پہلے ۲۵ دسمبر ۱۹۰۲ء کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک اور وحی ہوئی تھی جو میری طرف سے حکایت تھی اور وہ یہ ہے:۔

اِنِّیْ صَادِقٌ صَادِقٌ وَ سَیَشْھَدُ اللّٰہُ لِیْ

ترجمہ:۔ میں صادق ہوں۔ میں صادق ہوں۔ عنقریب خدا تعالیٰ میری گواہی دیگا۔

یہ پیشگوئیاں بآواز بلند پکار رہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسا امر میری تائید میں ظاہر ہونیوالا ہے جس سے میری سچائی ظاہر ہوگی اور ایک وجاہت اور قبولیت ظہور میں آئے گی اور وہ خدا تعالیٰ کا نشان ہوگا تا دشمنوں کو شرمندہ کرے اور میری وجاہت اور عزت اور سچائی کی نشانیاں دنیا میں پھیلا دے۔

نوٹ:۔ چونکہ ہمارے ملک میں یہ رسم ہے کہ عید کے دن صبح ہوتے ہی ایکدوسرے کو ہدیہ بھیجا کرتے ہیں۔ سو میرے خداوند نے سب سے پہلے یعنی قبل از صبح پانچ بجے مجھے اس عظیم الشان پیشگوئی کا ہدیہ بھیجا ہے۔ اس ہدیہ پر ہم اس کا شکر کرتے ہیں ....."

یکم جنوری ۱۹۰۳ء (الحکم جلد ۷ نمبر ۱ صفحہ ۱ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء)

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۳۴ - ۳۳۵)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ وفا / جولائی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی اطلاع منظر ہے کہ طبیعت بلڈ پریشر ٹانگوں میں درد اور غنودگی طاری رہنے کی وجہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل و عاجل عطا کرے اور آپ کا بابرکت وجود ہمارے درمیان سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۸ وفا / جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے ماہ رمضان المبارک کے آخری جمعہ یعنی جمعۃ الوداع کی فضیلت اور برکات کا بڑے احسن اور دلنشین پیرایہ میں ذکر فرمایا اور فرمایا کہ آج کے دن روحانی طور پر کمزور بھائیوں کے لئے مغفرت کی دعا مانگنی چاہیئے اور اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل کرنا چاہیئے۔ صرف خدا جانتا ہے کہ کون حقیقی نیک ہے۔ حضور نے مختلف طبقات کا اس جمعہ کے بارے میں تاثر بیان فرمایا۔

حضور نے خطبے کے آغاز میں سورۃ قدر کی آیات تلاوت فرمائی تھیں۔ حضور نے فرمایا میں نے تبرکاً یہ آیات تلاوت کی ہیں۔ اس کم وقت میں ان کی تفسیر بیان کرنا ممکن نہیں حضور نے اختصار کے ساتھ چند باتیں بیان فرمائیں۔ حضور نے فرمایا۔ لیلۃ القدر ایک بابرکت رات ہے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کے ذریعے نازل ہوئی۔ اس لئے اس رات کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کثرت سے درود شریف پڑھا جائے۔ حضور نے فرمایا اگر جماعت احمدیہ کو یہ لیلۃ القدر نصیب ہو جائے تو اس کی برکتوں کو دنیا کی کوئی طاقت جماعت احمدیہ سے چھین نہیں سکتی۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے موسم کی خوش گوار تبدیلی کے ضمن میں پچھلے جمعہ کی گئی دعا اور اس کی فوری حیرت انگیز قبولیت کا ذکر فرمایا اور اس ضمن میں ایک نہایت لطیف روحانی نکتہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔ میں نے دعا کی اس قبولیت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اشارہ سمجھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری باقی سب دعاؤں کو بھی میں قبول کروں گا جو رمضان میں تم نے طلب کی ہیں اس کے نشان کے طور پر میں تمہاری ایک دعا فوری طور پر قبول کرتا ہوں۔ حضور نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ ہم نے جو دعائیں اس ماہ میں فتح اسلام کے لئے کی ہیں۔ وہ بھی قبول ہوں گی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۹ر رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ

۱۱ر وفا ۱۳۶۲ ہش

پوری نوع انسانی کو خوشیوں سے معمور کرنیوالی عظیم الشان موعودہ عید

یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ اس نے امسال بھی (۱۴۰۳ھ مطابق ۱۹۸۳ء میں) ہمیں رمضان کے روزے رکھنے اور اس کی عبادات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائی اور اس کی عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات سے بہرہ ور ہونے کا انمول موقع بہم پہنچایا۔ اس ماہ مبارک کے اختتام پذیر ہونے پر اب ہم حسب معمول عید الفطر منانے کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔

عید کے اس مقدس و مبارک موقع پر ہم قارئین الفضل کی خدمت میں صمیم قلب سے مبارکباد عرض کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالےٰ اس عید کو روئے زمین پر بسنے والے تمام احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں کے لئے مبارک کرے اور اس عید کو بھی اس عظیم اور بے مثال عید کا پیش خیمہ بنائے جو اس زمانہ میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ ظاہر ہونی مقدر ہے۔ یہ وہ عظیم الشان عید ہوگی جس کی خوشیوں میں بیک وقت روئے زمین کے تمام بنی نوع انسان شریک ہوں گے اور یہ ایسی عدیم النظیر ہوگی کہ اس روز یہ کرۂ ارض اور اس کا کونہ کونہ اور چپہ چپہ اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گا اور نوع انسانی اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا کا پُرکیف نظارہ دیکھ کر اپنے رب کے حضور سجدات شکر بجا لائے گی۔ یہ ہے اسلام کے عالمگیر غلبہ کی عید یعنی وہ عید سعید کہ جس میں پوری نوع انسانی دین واحد پر آجمع ہوگی۔ اور تمام بنی نوع انسان خوشیوں سے معمور ہو کر اللہ تعالےٰ کی حمد کے ترانے گائیں گے

جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کے وعدوں پر کامل یقین رکھتے ہوئے اس بات پر پختہ ایمان رکھتی ہے کہ ایسی عدیم النظیر اور ایسی عظیم الشان عید ضرور آئیگی ادھر کی دنیا اُدھر ہو سکتی ہے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ ایسی بے مثال عید کے ظہور سے متعلق خدائی وعدے پورے نہ ہوں۔ جب سے اللہ تعالےٰ کی طرف سے جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا ہے اس موعودہ عید کے ظہور کا وقت قریب سے قریب تر آتا جا رہا ہے اور سچ یہ ہے کہ ہر سال رمضان کا مبارک مہینہ اپنے مخصوص مجاہدے کے ذریعہ ہمیں ان اوصاف سے متصف کرنے اور ان ہتھیاروں سے آراستہ کرنے آتا ہے جن کی مدد سے غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کا سر ہونا اور بیک وقت پوری نوع انسانی کو خوشیوں سے معمور کرنے والی عدیم النظیر عید کا ظاہر ہونا مقدر ہے۔ تسبیح و تحمید، درود کا ورد، توبہ و استغفار اور طلب نصرت کے لئے درد و الحاح سے لبریز دعائیں، خدا تعالےٰ اور اس کے دین کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے اور تکلیفیں اٹھانے کا عزم بالجزم ۔ یہ وہ اوصاف اور ہتھیار ہیں جن سے رمضان کا بابرکت مہینہ اور اس کا مجاہدہ ہمیں آراستہ کر کے غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کو نئی کامیابیوں سے ہمکنار کر دکھاتا ہے اور اس طرح نوع انسانی کے دین واحد پر آجمع ہونے کی منزل کو قریب سے قریب تر لے آتا ہے۔ اسی لئے ہر سال رمضان کے بعد آنے والی ہر عید ہمارے لئے پیش خیمہ اور سنگ میل ہوتی ہے اس عدیم المثال عید کا جس کا اس زمانہ میں ظاہر ہونا بہرحال مقدر ہے۔

بالخصوص امسال (۱۴۰۳ھ) کا رمضان تو ہمارے لئے اس نقطۂ نگاہ سے خاص اہمیت کا حامل تھا کہ موجودہ حالات کے پیش نظر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احباب کو شب بیداریوں اور خصوصی دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے موجودہ رمضان کو فیصلہ کن رمضان بنانے کی تحریک فرمائی تھی۔ چنانچہ ۲۴ر جون ۱۹۸۳ء کے خطبہ جمعہ میں حضور نے فرمایا:۔

"پس اے احمدی! اس رمضان کو فیصلہ کن رمضان بنا دو۔ اس الٰہی جہاد کے لئے تیار ہو جاؤ۔ مگر تمہارے لئے کوئی دنیا کا ہتھیار نہیں ہے۔ دنیا کے تیروں کا مقابلہ تم نے دعاؤں کے تیروں سے کرنا ہے۔ یہ لڑائی فیصلہ کن ہوگی لیکن گلیوں اور بازاروں میں نہیں۔ صحنوں اور میدانوں میں نہیں بلکہ سجدوں میں اس لڑائی کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ راتوں کو اٹھ کر اپنی عبادت کے میدانوں کو گرم کرو اور اس زور سے اپنے خدا کے حضور آہ و بکا کرو کہ آسمان پر عرش کے کنگرے بھی ہلنے لگیں۔ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ کا شور بلند کر دو۔ خدا کے حضور گریہ و زاری کرتے ہوئے اپنے سینوں کے زخم پیش کر کے اپنے چاک گریبان اپنے رب کو دکھاؤ۔ ... اس زور کا شور مچاؤ اور اس قوت کے ساتھ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ کی آواز بلند کرو کہ آسمان سے فضل اور رحمت کے دروازے کھلنے لگیں اور ہر دروازے سے یہ آواز آئے۔

اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ"

(الفضل ۲۹ جون ۱۹۸۳ء)

جو رمضان اللہ تعالےٰ کے حضور گریہ و زاری کرتے اور مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ کا شور مچاتے ہوئے گزرا ہے اس کے معاً بعد آنے والی عید یقیناً اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ کی بشارت لے کر آ رہی ہے۔ جس طرح یہ رمضان خاص شان کا حامل اور نہایت مقدس و مبارک ہے۔ اسی طرح یہ عید بھی خاص شان کی حامل اور بہت مقدس و مبارک ہے۔ ہمیں چاہیئے جہاں ہم رمضان کے دوران نازل ہونے والے غیر معمولی فضلوں پر عید الفطر کے روز خوش ہوں اور خوشی منائیں وہاں ہم اپنے رب سے یہ عہد کریں کہ رمضان کا بابرکت مہینہ ہمیں جن اوصاف اور جن روحانی ہتھیاروں سے آراستہ کرنے کا موجب بنا ہے، ہم اپنے آپ کو ان اوصاف اور ہتھیاروں سے دائمی طور پر آراستہ رکھیں گے تاکہ پوری نوع انسانی کے دین واحد پر آجمع ہونے سے غلبۂ اسلام کی شکل میں جو عدیم النظیر عید کرۂ ارض پر ظاہر ہونی مقدر ہے وہ جلد رونما ہو اور یہ عید اس کا ایک اہم اور قریب ترین سنگ میل ثابت ہوئے بغیر نہ رہے۔ اے خدا! تو ہمیں یہ عہد کرنے اور اسے نبھانے کی توفیق عطا فرما اور ایسا کر کہ اس موعودہ عظیم اور عدیم النظیر عید کو ہم اپنی زندگیوں میں رونما ہوتے دیکھ لیں آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

جمعہ اور عیدین سے بڑھ کر مبارک اور خوشی کا دن

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ایک دن ان سب (جمعہ اور عیدین) سے بھی بڑھ کر مبارک اور خوشی کا دن ہے مگر افسوس سے دیکھا جاتا ہے کہ لوگ نہ تو اس دن کا انتظار کرتے ہیں اور نہ اس کی تلاش .... وہ دن کونسا ہے جو جمعہ اور عیدین سے بھی بہتر اور مبارک دن ہے؟ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ دن انسان کی توبہ کا دن ہے جو ان سب سے بہتر اور ہر عید سے بڑھ کر ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس دن وہ بداعمال نامہ جو انسان کو جہنم کے قریب کرتا جاتا تھا اور اندر ہی اندر غضب الٰہی کے نیچے اسے لا رہا تھا دھو دیا جاتا ہے اور اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حقیقت میں اس سے بڑھ کر انسان کے لئے اور کونسا خوشی اور عید کا دن ہوگا جو اسے ابدی جہنم اور ابدی غضب الٰہی سے نجات دیدے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۴۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید الفطر المبارک — ہر طبقہ کو خوشیوں سے ہمکنار کرنیوالی تقریب

ایک نہایت خوش قسمت یتیم بچے کی عید کا واقعہ

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے سابق مبلغ مغربی افریقہ

عید الفطر المبارک اپنی تمام شان تمام رونقوں اور خوشیوں اور برکتوں کے ساتھ ایک دو روز میں آنیوالی ہے جس سے روح و جسم کو مسرتوں خوشیوں اور شادمانیوں سے ہمکنار کرنے کی گھر گھر تیاریاں بھی ہو رہی ہیں گلیوں بازاروں اور مارکیٹوں میں عید کی خرید و فروخت کی چہل پہل اور گہما گہمی کے نظارے بھی دو تین روز سے دیکھنے میں آ رہے ہیں اور عنقریب ہلالِ عید بھی نظر آجائے گا جس کی دید کی ہر مسلم مرد و عورت اور بچگان کی نظریں بے تابی سے منتظر ہیں۔

• بچپن میں ہلالِ عید کی دید کی خوشی

آج کے بڑوں کو اپنے حسین اور معصوم بچپن کا وہ زمانہ بھی بھولا نہیں ہوگا جب اس معصومیت کی عمر میں ہلالِ عید دیکھنے کیلئے ایک پُر کیف و مسرت بے تابی ہوتی تھی اور اسے ایک نظر دیکھ لینے کے بعد ساری رات نیند نہیں آتی تھی اور رات کا اکثر حصہ اپنے اپنے نئے کپڑے اور جوتے ٹوپی وغیرہ سنوارنے اور پہننے کیلئے تیار رکھنے میں گذر جایا کرتا تھا بعض چھوٹی چھوٹی بچیاں اس لئے تا دیر جاگتی رہتی تھیں اور رہتی ہیں کہ ہتھیلیوں پر لگی ہوئی مہندی لیٹے سے کہیں اتر نہ جائے۔ دل ہی دل میں پروگرام بنائے جاتے تھے کہ جو عیدی ملے گی اسے کیسے اور کہاں کہاں خرچ کیا جائے اور کس کس سہیلی یا دوست کو سب سے پہلے عید کا لباس پہنے ہوئے اپنی جھلک دکھائی جائے۔

• عید ہر طبقہ کیلئے مسرتیں لاتی ہے

خوشی اور انبساط کی یہ کیفیت صرف بچوں تک ہی محدود نہیں ہوتی بلکہ بالغ مرد اور خواتین عید کا چاند دیکھنے کے بعد چھوٹوں سے بھی بڑھ کر عید کی آمد کی خوشی محسوس کرتے ہیں اور ایسی تیاریوں میں ہمہ تن مصروف ہو جاتے ہیں جو اس مقدس تہوار کے فرائض و واجبات کی ادائیگی اور اس سے وابستہ خوشیوں اور مسرتوں کو چار چاند لگانے کیلئے ضروری ہوتی ہیں۔ عید کی تقریب ایسی بابرکت اور ایسے مؤثر طور پر دلوں پر اثر انداز ہوتی ہے کہ غریب فاقہ کش اور دکھی اور بیمار لوگ بھی اپنی سوچ اور جذبات میں ایک پُر کیف اور پُر مسرت تبدیلی محسوس کرنے لگ جاتے ہیں اور وہ بھی اپنے دکھ درد کچھ عرصہ کیلئے بھول کر اور اپنی مجبوریوں اور حد بندیوں سے بلند ہو کر ایک دو روز کیلئے زندگی کا بھرپور لطف اٹھانے لگتے ہیں اور یوں لگتا ہے جیسے ان کی منجمد زندگی یکدم پگھل کر ان کے اندر خوشیوں کے ابال اور مسرتوں کی لطف آمیز لہریں پیدا کرنے لگی ہے۔ اور ایسے طبقہ میں یہ عجیب اور خوش کن امنگیں اور خوش کن جذبات پیدا کرنے کا موجب درحقیقت اسلامی معاشرے کا وہ طبقہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کیمطابق اپنے ماحول اور حلقۂ احباب میں کم ذرائع آمدنی والے افراد اور غربت و افلاس یا بیماری اور دیگر مجبوریوں کے مارے لوگوں کی ضروریات کا پورا پورا خیال رکھتے اور عید کی تقریب کی خوشیوں کے ذرائع ان کیلئے بھی بروقت مہیا کرنے کا سامان کرتے ہیں۔

• عید کی خوشیوں میں سبکو شریک کرنا فرض ہے۔

عید کے موقع پر ایک سچے مسلمان کا صرف یہی فرض نہیں کہ صرف وہ اور اس کے بیوی بچے ہی خوشی خوشی عید منائیں بلکہ اس پر اخلاقی اور دینی طور پر اسلام یہ واجب قرار دیتا ہے کہ وہ اپنے ہمسایوں اور خویش و احباب کو بھی عید کی خوشیوں میں شریک کرے اور ان کیلئے حتی الامکان اس تقریب کے واجبات اور دینی رسوم ادا کرنے کے ذرائع مہیا کرے اور وہ بھی اس کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔

• "آج کے دن غریبوں کو خوشحال کر دو" (حدیث)

عید کے روز نہا دھو کر صاف ستھرے نئے یا دُھلے ہوئے کپڑے پہن کر اور عطر لگا کر عید گاہ میں جمع ہونا اور نماز عید کے بعد اپنے عزیزوں اور دوستوں سے عید ملنا اور گھر میں آکر عیدی کا حق رکھنے والے بچوں اور جوانوں میں عیدی بانٹنا اور اچھے اچھے کھانے سویاں حلوہ وغیرہ کھانا اور پھر کچھ وقت کیلئے اپنے عزیزوں دوستوں کو ملنے کیلئے نکل جانے سے بیشک آپکی عید کا حق ادا ہو جائیگا لیکن درحقیقت آپ کے فرائض و واجبات کی تکمیل اور حقیقی خوشی آپ کو تب نصیب ہوگی کہ آپ اس میں غریبوں مفلسوں بیماروں مجبوروں اور دکھ درد کے ماروں کو بھی فراخ دلی اور محبت سے شامل کریں اور ان کا بھی خیال رکھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

"آج کے دن غریبوں کو خوشحال کر دو"

گویا اسلام ایک لمحے کیلئے بھی غریب اور نادار طبقہ کو نظر انداز کرنے کیلئے تیار نہیں۔

دنیا میں عموماً دیکھا جاتا ہے کہ انسانی نفس ہر خوشی اور مسرت کے موقع پر عموماً آپے سے باہر ہو جاتا اور اکثر معصیت اور ناجائز اور غیر اخلاقی راہوں پر چل پڑنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ چنانچہ ایام جاہلیت میں عربوں نے بھی جو سال میں دو دن عید اور خوشی کے مقرر کر رکھے تھے ان میں وہ خوب کھل کر جشن مناتے تھے اور اخلاقی حدود کو پھلانگ کر ہر جائز و ناجائز حرکات بلکہ خرافات کے بھی مرتکب ہوا کرتے تھے۔ لیکن جب حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور آپ نے اہلِ مدینہ کے ان تہواروں کی کیفیت دیکھی تو اللہ تعالیٰ سے حکم پاکر آپ نے مسلمانوں کے لئے ان دونوں کی بجائے سال بھر میں دو عیدیں مقرر فرما دیں اور اعلان فرمایا کہ

"اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی بجائے جن میں تم کھیلتے اور فضول رنگ رلیاں مناتے ہو ان سے بہت بہتر دو دن تمہارے لئے مقرر کر دیئے ہیں اور وہ ہیں "عید الفطر" اور "عید الاضحیٰ"۔

اور پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان دونوں عیدوں کے ساتھ کچھ اہم عبادات اور واجبات مقرر فرما دیئے تاکہ ایام جاہلیت کے تہواروں کی طرح انسانی نفس ایسے پر مسرت مواقع پر بے لگام نہ ہو جائے اور اپنی انسانی اخلاقی اور دینی اقدار کھو نہ بیٹھے۔

• غم، غصہ، نفرت، پیار، لالچ اور کھانے پینے میں اعتدال اور توازن کا سبق۔

چنانچہ عید الفطر انسان اسوقت مناتا ہے جبکہ وہ پورے ایک ماہ تک نفس کو قابو میں رکھنے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر بدنی اور مالی عبادات کرنے کا ایک مکمل کورس پورا کر چکا ہوتا ہے چونکہ اس ایک ماہ کے مجاہدہ کے دوران اس نے روزے رکھ کر کھانے پینے کے جائز افعال سے بھی اجتناب کیا ہوا ہوتا ہے اس لئے عید کے روز اسے یہ جائز اور حلال اشیاء بھی غیر معمولی تسکین اور خوشی اور طمانیت اور جسم و روح کو ایسے سیر کرتی ہیں کہ حرام چیزوں کے کھانے یا حرام و ناجائز حرکات کے ارتکاب کرنے کی طرف میلان پر وہ بآسانی کنٹرول کر لیتا ہے۔ اور یوں حضرت شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تہواروں کو انسان کے لئے خوشی مسرت اور مساوات و مؤاخات جیسے اعلیٰ کردار کا ذریعہ بنا دیا۔ دنیا جانتی ہے کہ مذاہب عالم کے دینی تہواروں یا قومی اور معاشرتی تہواروں کے موقعوں پر نام نہاد مہذب قومیں بھی ایسے ایسے بھیانک اور گمراہ کن اور ذلت آمیز اور انسانیت سے گرے ہوئے افعال کا ارتکاب کرتی تھیں بلکہ اب بھی کرتی ہیں کہ انہیں دیکھ یا سُن کر انسانیت اور شرافت ندامت سے سرنگوں ہو جاتی ہے لیکن تاریخ اور مشاہدہ گواہ ہے کہ مسلمانوں کی عیدوں کی سی سنجیدگی اور وقار دنیا کی اور کسی قوم اور مذہب کے تہواروں میں پایا نہیں جاتا۔ پس کتنا پیارا کتنا مکمل اور معقول ہے ہمارے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا مذہب اسلام جو زندگی کے ہر شعبے اور ہر حصے اور ہر حالت میں انسان کی راہنمائی کرتا ہے۔ خوشی اور غم سے انسان کی پیدائش سے موت تک کا تعلق ہے اسلام نے ان حالات میں بھی انسان کیلئے ایسے قواعد و ضوابط اور اصول بنائے ہیں کہ جو لوگ ان کی پابندی کرتے ہیں اور ان کی حدود کو قائم رکھتے ہیں ان کی زندگی کا نظام کسی مرحلے پر بھی غیر متوازن نہیں ہوتا اور وہ دین و دنیا میں فلاح پاتے ہیں خوشی غم و محبت نفرت پیار اور غصہ ایسی کیفیات ہیں جو ہر انسان میں موجود ہیں اور کسی کو بھی ان سے مفر نہیں مگر ہر وہ انسان جو حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات و احکامات سے بے نیاز اور اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ اخلاقی اقدار سے بے بہرہ ہے وہ جذبات سے مغلوب ہو جاتا ہے، خوشی ہو تو وہ اپنی انسانیت کو بھول جاتا ہے اور اس سے بعض دفعہ عاری ہو جاتا ہے، غم کی حالت اس پر آئے تو خدا کو بعض دفعہ بے رحم اور غیر عادل قرار دینے لگ جاتا ہے، پیار و محبت کی شدت میں بعض دفعہ شرک کا مرتکب ہو کر اپنی محبوب چیز یا ہستی کو عملاً خدا کے مقابل پر پوجنے لگ جاتا ہے۔ جب کسی سے نفرت کرنے پر آتا ہے تو ساری اخلاقی اقدار اور باہمی تعلقات کو پسِ پشت ڈال دیتا ہے۔ غصے میں آتا ہے تو اسے اپنا بھی ہوش نہیں رہتا۔ ان حالات میں صرف اسلام ہماری راہنمائی کرتا اور نقصان دہ اور بُری راہ سے بچاتا ہے اور ہم پر فرض عائد کرتا ہے کہ ان تمام حالتوں میں انسان کو اپنا خدا کے ساتھ رشتہ فراموش نہیں کرنا چاہیئے اور ہر حالت میں ایسی راہ اور ایسا طریق اختیار کرنا چاہیئے کہ نہ حقوق اللہ پامال ہوں اور نہ حقوق العباد کی ادائیگی میں کمی آئے اور نہ ہی اپنے نفس کا حق مارا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۔ عید باہمی یگانگت، مؤاخات میل جول اور ہمدردی کا موجب ہوتی ہے

عید الفطر یعنی افطار والی عید کے لفظ سے ہی ظاہر ہے کہ اس کا تقرر روزوں کے بعد منائے جانے کیلئے کیا گیا ہے اس طرح ان لوگوں کے لئے جنہوں نے ماہِ رمضان کے پورے روزے رکھے اور خدا تعالیٰ کی عبادت بجالائے اور اپنی خطاؤں اور گناہوں کی معافی اور درجات کی بلندی کے سامان مہیا کئے یہ عید ایک خوشی اور مسرت کی تقریب مقرر ہوئی کیونکہ یہ ہماری عبادتیں ریاضتیں نیکیاں اور بھلائیاں محض توفیقِ خداوندی کا نتیجہ ہیں پس عید کی نماز کی دو رکعتیں اور خطبہ اور دعا اور اس کے بعد خوشی منانا محض اللہ کے حضور سجدۂ شکر کے طور پر اسکی دی ہوئی توفیق کے اعتراف اور اس کی طرف سے ثواب و برکت اور انعام ملنے کی خوشی میں یہ پُر مسرت تقریب منائی جاتی ہے ۔ اور اس لحاظ سے یہ تہوار خوشی و مسرت و شادمانی و فرحت، انبساط و سرور اور مبارکباد و تہنیت اور رونق و چہل پہل کا تہوار ہے ۔ جس کا ایک مقصد تمام امتِ مسلمہ میں یگانگت اور مؤاخات باہمی میل جول اور تعاون و ہمدردی پیدا کرنا ہے

۔ ایک نہایت ہی خوش نصیب لڑکا

ہمارے پیارے آقا حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو عید کے دن بڑوں بوڑھوں سے لے کر ننھے بچوں تک کی خوشی اور چہل پہل کا پورا پورا خیال رہتا تھا ۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کیلئے تشریف لائے لڑکے کھیل رہے تھے لیکن ان میں سے ایک لڑکا بیٹھا ہوا رو رہا تھا اور اپنے ہمجولیوں سے کھیل میں شریک نہیں تھا حضورؐ نے فرمایا

"اے لڑکے تو کیوں روتا ہے اور ان لڑکوں کے ساتھ کیوں نہیں کھیلتا"

اس نے عرض کیا کہ میرا باپ غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا تھا اور وہ وہیں شہید ہو گیا میری ماں نے دوسری شادی کر لی سوتیلے باپ نے میرا مال کھا لیا اور مجھے گھر سے نکال دیا اب نہ میرے پاس کھانے کو ہے نہ پینے کو اور نہ میرے پاس کپڑے ہیں اور نہ کوئی گھر ہے جب میں نے ان لڑکوں کو جو نئے نئے کپڑے پہنے ہوئے ہیں دیکھا تو بہت دکھ اور رنج ہوا اور مجھے میرا باپ یاد آگیا اس لئے میں رونے لگا ۔

۔ کیا تو پسند کریگا کہ میں تیرا باپ بن جاؤں

یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ:

"کیا تو اس بات کو پسند کریگا کہ تیرا باپ میں بن جاؤں اور تیری ماں عائشہؓ اور تیری بہن فاطمہؓ اور تیرے چچا علیؓ ہوں اور حسن اور حسین تیرے بھائی ہوں"

لڑکے نے یہ باتیں سن کر ذرا غور سے دیکھا اور پہچان لیا کہ یہ تو خود حضورؐ مجھ سے گفتگو فرما رہے ہیں اس نے کہا یا رسول اللہ میں کیوں نہ راضی ہوں گا ۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اٹھا لیا اور اپنے مکان پر لے گئے اور اسے اچھے اچھے کپڑے پہنائے اور کھانا کھلایا اور اس کیساتھ بہت شفقت سے پیش آئے ۔ اس کا دل خوشی سے باغ باغ ہو گیا اور باپ کی جدائی اور محرومی کا سارا غم دور ہو گیا اور پھر وہ ہنستا ہوا خوشی خوشی انہی لڑکوں کے پاس گیا جب ان لڑکوں نے اس کی بدلی ہوئی حالت دیکھی تو کہنے لگے "تو تو ابھی ابھی رو رہا تھا اور اب اس قدر خوش ہے اور یہ کپڑے تجھے کہاں سے ملے ہیں" لڑکے نے کہا "پہلے میں بھوکا تھا اب سیر ہوں ۔ پہلے میں ننگا تھا اب اچھے سے اچھے کپڑے پہنے ہوئے ہوں ۔ پہلے یتیم تھا اب خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ ہیں اور عائشہؓ میری والدہ ہیں ۔ یہ سن کر ان میں سے ہر لڑکے نے خواہش کی کاش تیرے باپ کی طرح ہمارے باپ بھی غزوہ میں شہید ہو گئے ہوتے تاکہ ہمیں بھی یہ سعادت نصیب ہو جاتی جو تجھے حاصل ہوئی ہے ۔ پھر وہ لڑکا وفات تک حضورؐ کی خدمت میں بطور بیٹے اور خادم کے حاضر رہا ۔

(بقیہ: قرآن کریم پر تدبر)

(۱۰) قرآن کریم کے مقطعات میں غور و خوض خود قرآن کریم کی روشنی میں ۔

(۱۱) قرآن کریم کا سورۃ فاتحہ سے تواطؤ یعنی اس امر میں غور کرنا کہ قرآن کریم کی جو آیت یا سورۃ یا مضمون زیرِ غور ہے ۔ اسے سورۃ فاتحہ کی کس آیت سے نسبت ہے ۔

(۱۲) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر محدثینِ امت کی تفاسیر کا گہرا مطالعہ ۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ والد صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے ۔ آمین ثم آمین!

(مبارک احمد ظفر ۔ احمد نگر)

مٹرک سے کم تعلیم رکھنے والے خدام بھائی فرنیچر ٹریننگ کلاس میں شامل ہوں: (مہتمم صنعت و تجارت)

ہم خوگرِ وفا ہیں ہم تو وفا کرینگے

ہم ہیں وفا کے خوگر ہم تو وفا کریں گے
کوئی کرے جو چاہے ہم بس دعا کریں گے

دیں کے لئے سہیں گے سب کچھ بطیبِ خاطر
ہر حال میں خدا کی حمد و ثنا کریں گے

خوف و ملال ہم پر طاری کبھی نہ ہوں گے
ہر ابتلا پہ خوش ہیں اور خوش رہا کریں گے

ہے ختم ہر نبوت تا حشر جس نبیؐ پر
ہم اس نبیؐ کی خاطر جاں بھی فدا کریں گے

حق کی بشارتوں پر کامل یقیں ہے ہم کو
جن کو یقیں نہیں ہے نادم ہوا کریں گے

ہر قوم سیر ہوگی سرچشمۂ نبیؐ سے
دنیا میں حشر ہم اب ایسا بپا کریں گے

دن دور اب نہیں وہ جب پھر بفضلِ ایزد
اندلس میں حق کے پرچم گھر گھر اڑا کریں گے

جس کو بھی جستجو ہے دینِ حنیف ہوگی
اس کے لئے دریچے ہم دل کے وا کریں گے

یہ آبرو یہ دولت کچھ چیز ہی نہیں ہیں
ہم دینِ حق کی خاطر جاں بھی فدا کریں گے

کرلیں گے رام ان کو حسنِ عمل سے اپنے
جو از رہِ عداوت جور و جفا کریں گے

پیرو ہیں ہم نبیؐ کے ہم انتقام کیوں لیں
جس پر عمل تھا اس کا ہم وہ کیا کریں گے

طائف میں زخم کھا کر کی تھی دعا جو اس نے
ہم بھی وہی دعا اب ہر دم کیا کریں گے

سارے جہاں کی قومیں حلقہ بگوشِ دیں ہوں
اب فرضِ منصبی یہ ہم ہی ادا کریں گے

نورِ محمدی سے ہر قوم ہو منور
خلاقِ دو جہاں سے یہ التجا کریں گے

تھا انتظار جن کا مہدی وہ آچکے ہیں
کرتے ہیں ہم یہ چرچا اور برملا کریں گے

اترا ہے آسماں سے پھر زندگی کا پانی
شاداب جس سے دیں کے گلشن ہوا کریں گے

صدیقؔ حال اپنا کہہ تو فقط خدا سے
اہلِ جہاں بھلا کیا تیری دوا کریں گے

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والد مرحوم شیخ منور حسین صاحب کی یاد میں

مکرم مظہر حسین صاحب جاوید

میرے ابا جان محترم شیخ منور حسین صاحب ایڈووکیٹ مرحوم منڈی بہاؤالدین پیدائشی احمدی نہ تھے بلکہ پوری تحقیق و جستجو کے بعد انہوں نے احمدیت کو قبول کیا۔ دادا جان شیخ فیروزالدین صاحب مرحوم احمدی تھے۔ اور اکثر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے شرف ملاقات حاصل کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضور کی مجلس میں دادا جان مرحوم کی موجودگی میں کسی اور "منور" کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دادا جان مرحوم سے پوچھا کہ ہمارے اپنے "منور" کا کیا حال ہے۔ دادا جان جب واپس گھر تشریف لائے تو انہوں نے محترم والد صاحب سے فرمایا کہ میں تو اکثر حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف ملاقات حاصل کرتا ہوں ہم تو اتنی مدت میں ان کے (یعنی حضور کے) نہ بن سکے۔ تم کیسے اپنے بن گئے ہو۔ تو والد صاحب محترم نے فرمایا کہ میں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے۔

دل کی تکلیف

محترم ابا جان مرحوم ایک لمبے عرصہ تک دل کی تکلیف کے مریض رہے ہیں۔ ابا جان مرحوم کے کہنے کے مطابق یہ بیماری انہیں دورانِ تعلیم ہی شروع ہو گئی تھی۔ والد صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ذاتِ بابرکات اور دعاؤں پر اتنا گہرا یقین تھا کہ اکثر حضور کو خطوط برائے دعا لکھا کرتے تھے۔ اور گھر میں اکثر فرمایا کرتے کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ دل کی تکلیف ہمارے لئے جان لیوا نہیں ہوگی اور ہوا بھی یہی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی والد صاحب محترم کو اپنی دعاؤں میں اکثر یاد کیا کرتے تھے آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پر جادو کا حملہ ہوا تو پتہ چلا تو حضور کو دیکھنے کے لئے ربوہ گیا۔

جب حضور کو دیکھنے کے لئے گزر رہا تھا تو حضور نے بے ساختہ پوچھا کہ شیخ صاحب آپ کے دل کی کیا حالت ہے۔ والد صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ اس وقت میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے کہ ایک انسان جو خود موت و زندگی کی کشمکش میں مبتلا ہے اور مجھ سے پوچھ رہے ہیں کہ آپ کے دل کی کیا کیفیت ہے۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث پاس کھڑے تھے انہوں نے مجھ سے کہا کہ شیخ صاحب حضور کے سوال کا جواب دیں۔ ابا جان نے بتایا کہ میں نے میاں ناصر احمد صاحب سے کہا کہ میں حضور کے سوال کا کیا جواب دوں جنہوں نے اپنی تکلیف کو بھول کر مجھ سے پوچھا کہ تمہارے دل کی کیا کیفیت ہے۔

ابا جان محترم اکثر کہا کرتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دعاؤں کی بدولت مجھے یقین کامل تھا کہ میں کبھی بھی دل کی تکلیف سے نہیں مروں گا۔

والد صاحب محترم ایک لمبے عرصہ تک جماعت میں مختلف حیثیتوں سے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ یہاں تک پریذیڈنٹ سیکرٹری مال کے بعد متواتر سال ہا سال تک مقامی جماعت کی امارت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

نماز کے اس حد تک پابند تھے۔ کہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اپنی زندگی میں جب سے ہوش سنبھالا ہے نماز نہیں چھوڑی اور بی۔ اے کے امتحان کے بعد سے تو نماز تہجد بھی پڑھنی شروع کر دی ہے۔ اکثر جمعہ کے دن مسجد میں دوست احباب سے فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے پیشہ وکالت کی وجہ سے غالباً سب دوستوں سے زیادہ عدیم الفرصت ہوں۔ اس کے باوجود کم از کم تین مرتبہ (فجر۔ مغرب۔ عشاء) محض باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں حاضر ہوتا ہوں۔ تو آپ لوگ مسجد میں کیوں نہیں آ سکتے۔

اکثر والد صاحب محترم فرمایا کرتے تھے کہ تقسیم ہند سے قبل صرف ہم دو احمدی منڈی بہاؤالدین میں ہوا کرتے تھے۔ جمعہ کی نماز کے لئے تیسرا دوست نہیں ہوتا تھا تو مجبوراً اپنے منشی کو نماز کے لئے راضی کیا کرتے تھے اور جمعہ کی نماز ادا کرتے۔

تقسیم ہند کے بعد جب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت میں اضافہ ہوا تو کچھ عرصہ تک راجہ محمد نواز صاحب مرحوم انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز کے مکان پر نماز باجماعت ادا کی جاتی رہی۔ اس کے بعد والد صاحب مرحوم نے ایک احاطہ خود خریدا تو ایک لمبے عرصہ تک وہاں نماز پڑھی جاتی رہی۔ جب والد صاحب مرحوم نے مکان بنوایا تو دو کمرے نماز کے لئے مختص کئے رکھے کہ مسجد احمدیہ منڈی بہاؤالدین بن گئی۔

احمدیت سے لگاؤ

ابا جان مرحوم عشق کی حد تک احمدیت سے محبت کیا کرتے تھے۔ اکثر عزیز و اقارب اور دوست احباب کو جب بھی موقع ملتا۔ احمدیت کی تبلیغ فرماتے۔ کئی دفعہ جب علماء سلسلہ منڈی بہاؤالدین تشریف لاتے تو غیر از جماعت احباب کو اپنے گھر بلا کر سوال و جواب کے مواقع دیتے۔

چندہ جات کے معاملہ میں اتنی سختی سے پابندی فرماتے کہ جب بھی عدالت سے واپس آتے تو اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ فوراً نکال کر والدہ صاحبہ کو دے دیتے کہ یہ چندہ کی رقم ہے۔ اس میں رکھ دیں۔ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ چندہ دینے سے انسان نقصان میں نہیں رہتا بلکہ کئی گنا زیادہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کی بارش کرتا ہے۔

انہیں زندگی میں صرف چند چیزوں سے لگاؤ تھا اور وہ بھی عشق کی حد تک۔ احمدیت سے عشق۔ خاندان حضرت مسیح موعود سے محبت اور اپنے پیشہ سے پیار۔ پوری زندگی میں کبھی ایسا موقع نہیں آیا کہ وہ جلسہ پر نہ گئے ہوں۔ بیماری کی حالت میں بھی انہوں نے جلسہ سالانہ نہیں چھوڑا۔

والد صاحب نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ پانچ بچیاں (جن میں سے تین شادی شدہ ہیں) اور دو بچے خاکسار شیخ مظہر حسین جاوید (ایم۔ ایس سی شماریات) ڈپلومہ ڈیلوگرامی S.S.R. (شادی شدہ) شیخ طاہر حسین بی۔ اے۔ ایل ایل بی ایڈووکیٹ (غیر شادی شدہ) اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

مورخہ ۲۵ر مارچ ۱۹۸۱ء کو دو بجے بعد دوپہر مختصر سی علالت کے بعد اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

۲۶ر مارچ ۱۹۸۱ء کو صبح ۶½ بجے مربی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں احمدی اور غیر احمدی دونوں نے شرکت کی۔ اس کے بعد جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز عصر نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اور وصیت کے مطابق بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کئے گئے۔

بلا نے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اے دل تو جان فدا کر

قرآنِ کریم پر تدبّر اور اُس کو سمجھنے کے ذرائع

حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبّر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں اس وقت قرآن کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔"

(اخبار الحکم ۱۷ر اکتوبر ۱۹۰۰)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کی تعمیل میں محترم والد بزرگوارم مولانا ظفر محمد صاحب ظفر (مرحوم) سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ قرآن کریم کے معارف سمجھنے اور تدبّر قرآن کریم میں صرف کیا۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے "معجزات القرآن" کے نام سے ایک ضخیم مسوّدہ جو کہ تقریباً پانچ صد صفحات پر مشتمل ہے انشاء اللہ تعالیٰ جلد شائع کروا دیا جائے گا۔ خاکسار کو والد صاحب مرحوم کے کاغذات میں سے ایک نوٹ بعنوان "قرآن کریم میں تدبّر مندرجہ ذیل طریق سے کرنا چاہیئے۔" ملا ہے جو پیش خدمت ہے:۔

(۱) دعا
(۲) وقت نزول کے کوائف
(۳) فطرتِ انسانیہ کا لحاظ
(۴) کتب سماوی کا علم
(۵) اُن اسماء الٰہیہ کا گہرا مطالعہ جو آیات کے آخیر میں آتے ہیں اور ان کا باہم موازنہ
(۶) قصص انبیاء کے تکرار اور محلِ وقوع میں غور و خوض اور مختلف مقامات میں الفاظ کے اختلاف میں تدبر۔
(۷) سورتوں میں باہمی ربط اور ان کے نام سے سورۃ کے مضمون کا مرکزی نقطہ معلوم کرنا۔
(۸) آیات کا باہمی ربط اور بظاہر بے ربطی کے مقام پر خاص توجہ۔
(۹) الفاظ کے انتخاب میں غور کرنا یعنی یہ سوچنا کہ اس لفظ کے استعمال میں کیا حکمت ہے۔ اس کی بجائے اس کا دوسرا مترادف لفظ کیوں نہیں رکھا اور پھر قرآن کریم میں اسی لفظ کا استعمال دیگر مقامات پر اور پھر اس مجموعی کیفیت سے استنباط۔

(باقی صفحہ ۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسابقت الی الخیرات کا ایک حسین منظر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے سالِ نو کا خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے (بحوالہ الفضل ۲ر دسمبر ۱۹۸۲ء) توقع ظاہر فرمائی تھی کہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں جماعتوں کی طرف سے مسابقت کی روح کا ایک حسین منظر رونما ہونا چاہیئے۔ سو جن جماعتوں نے وعدوں میں نمایاں ترقی کی ہے۔ وہ حسب ذیل گوشوارہ میں مذکور ہیں۔

سال ۴۹ کا مقابلہ سال ۴۸ سے کیا گیا ہے۔ ان میں سے جن جماعتوں نے گذشتہ سال کی نسبت وعدوں کو ڈیڑھ گنا یا اس سے زائد کر دکھایا ہے۔ وہ مبارکباد کی مستحق ہیں۔ دیگر جماعتیں بھی وقت کے اس اہم تقاضے کو پورا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

نام جماعت	وعدہ سال ۴۸	وعدہ سال ۴۹	نام جماعت	وعدہ سال ۴۸	وعدہ سال ۴۹
ربوہ	۱,۴۵,۰۰۰	۱,۸۴,۰۰۰	مردان	۲,۳۰۰	۹,۴۰۰
سرگودھا	۳۵,۰۰۰	۶۱,۳۰۰	اٹک	۲,۹۰۰	۳,۹۰۰
فیصل آباد	۷۴,۲۰۰	۱,۲۷,۱۰۰	کوٹلی	۵,۱۰۰	۷,۵۰۰
لاہور	۲,۸۷,۰۰۰	۳,۴۸,۸۰۰	راولپنڈی	۹۵,۳۰۰	۱,۲۱,۳۰۰
قصور	۵۰۰	۱,۶۰۰	اسلام آباد	۷۲,۰۰۰	۱,۰۳,۳۰۰
گوجرانوالہ	۱۸,۰۰۰	۲۴,۰۰۰	گجرات	۱۲,۰۰۰	۱۴,۵۰۰
سیالکوٹ	۳۵,۹۰۰	۴۵,۱۰۰	کوئٹہ	۷۰,۰۰۰	۸۰,۰۰۰
مظفر گڑھ	۷,۵۰۰	۹,۹۰۰	لاڑکانہ	۱,۸۰۰	۴,۱۰۰
کوہاٹ	۴,۶۰۰	۶,۲۰۰			

دیگر متعدد جماعتوں نے بھی گذشتہ سال کی نسبت کچھ نہ کچھ ترقی ضرور کی ہے مگر نمایاں ترقی نہیں کی اور حسب ذیل جماعتیں تو سال گذشتہ کا معیار بھی قائم نہیں رکھ سکیں۔ ان کے عہدیداران کرام سے درخواست ہے کہ وہ جلد اس طرف بھرپور توجہ فرمائیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ، بھکر، ساہیوال، راجن پور، بہاول پور، بہاول نگر، رحیم یار خاں ڈیرہ اسماعیل خان، ہزارہ، بنوں، سکھر، نواب شاہ، بدین، سانگھڑ۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

- مکرم مرزا عبدالرحیم انور صاحب ہیگ ہالینڈ لکھتے ہیں کہ وہ آجکل بعض مشکلات میں مبتلا ہیں
- مکرم بشیر احمد صاحب زاہد قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں کہ ان کی نسبتی بہن امۃ الرحمان صاحبہ اہلیہ مکرم محمد لطیف صاحب انور مغلپورہ لاہور (بنت عبدالرحمان صاحب درویش قادیان) کے پیٹ کا عنقریب دوبارہ آپریشن ہو رہا ہے۔
- مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب چوہدری نئی سرروڈ (سندھ) لکھتے ہیں کہ وہ ایک سال سے پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہیں باوجود علاج کے ابھی افاقہ نہیں ہوا
- مکرم شاہد احمد صاحب ابن چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی لکھتے ہیں کہ ان کی بیٹی عزیزہ امۃ الحی سلمہا اللہ گزشتہ دو ماہ سے بعارضہ بخار اور تھروٹ گلینڈر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ۲۶ر جون کو گلینڈر کا آپریشن کروایا گیا ہے اب کچھ افاقہ ہے مگر کمزوری بہت ہے
- مکرم شیخ خورشید احمد صاحب سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل تحریر کرتے ہیں کہ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب کروندی ضلع خیرپور (سندھ) کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔
- مکرم محمد رفیق صاحب اکبر لکھتے ہیں کہ ان کے دادا وقیصر اقبال صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اب پہلے سے قدرے افاقہ ہے۔
- مکرم محمد احمد صاحب بشیر اعوان ناصر آباد کالونی ربوہ لکھتے ہیں کہ ان کی خالہ محترمہ صفیہ رانجھا صاحبہ اہلیہ مکرم ممتاز احمد صاحب مجوکہ کا ۵ر جون ۱۹۸۳ء کو فیصل آباد میں آپریشن ہوا تھا۔ جو کامیاب ہوا۔ لیکن اب زخم کچھ خراب ہے۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں!

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۷ر جولائی ۱۹۸۳ء میں "نمایاں کامیابی" کے زیر عنوان خبر میں بچے کا نام غلط شائع ہو گیا ہے اصل نام مرزا انس احمد ابن مکرم مرزا محمد ادریس صاحب ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

پتہ درکار ہے

مندرجہ ذیل موصی صاحبان / موصیات کے موجودہ ایڈریس درکار ہیں۔ اگر موصی صاحبان / موصیات خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دی جاوے:۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

(۱) محترمہ نور بیگم صاحبہ زوجہ نبی بخش صاحب وصیت ۴۶۹ سابق سکونت اجمیر
(۲) مکرم عبدالواحد صاحب ولد میاں نبی بخش صاحب مرحوم وصیت ۱۵۴۰ سابق سکونت امرتسر
(۳) محترمہ مہر النساء صاحبہ زوجہ عبدالخالق صاحب وصیت ۱۵۴۴ سابق سکونت قادیان
(۴) " آمنہ بیگم صاحبہ بنت حافظ حامد علی صاحب " ۱۵۶۱ " " فیض اللہ چک
(۵) مکرم اللہ بخش صاحب ولد امیر بخش صاحب " ۱۵۶۵ " " دھرم کوٹ بگہ
(۶) " اللہ دتا صاحب ولد عمر بخش صاحب " ۱۵۷۸ " " کرال ضلع گورداسپور
(۷) " محمد اسماعیل صاحب ولد غلام محمد صاحب " ۱۵۸۷ " " سنگیال
(۸) محترمہ اسلام بی بی صاحبہ زوجہ شیخ کریم بخش صاحب " ۱۶۰۹ " " دھرم کوٹ بگہ
(۹) مکرم احمد دین صاحب ولد حیات خان صاحب " ۱۶۶۶ " " رائے پور
(۱۰) محترمہ بتول النساء صاحبہ بنت حسین بخش " " ۱۶۸۱ " " شاہجہان پور
(۱۱) " جیمون صاحبہ زوجہ فضل دین صاحب " ۱۶۸۴ " " ہوٹیاں
(۱۲) مکرم حاکم شاہ صاحب ولد معصوم شاہ صاحب " ۱۷۳۶ " " ماجرا ضلع گجرات
(۱۳) محترمہ عائشہ زوجہ عبداللہ سنوری صاحب " ۱۷۳۹ " " سنور ضلع پٹیالہ
(۱۴) " عمری صاحبہ زوجہ اسماعیل صاحب " ۱۷۵۳ " " سڑوعہ
(۱۵) مکرم محمد خان صاحب ولد دادن " " ۱۷۷۹ " " چک پنیار ضلع سرگودھا
(۱۶) محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ محمد آمین صاحب احمدی " ۱۸۲۰ " " قادیان
(۱۷) مکرم محمد قاسم صاحب ولد عطاء الدین صاحب وصیت ۱۸۳۲ " " امرتسر
(۱۸) محترمہ عزیز بیگم صاحبہ زوجہ عبدالرحیم صاحب " ۱۸۵۰ " " قادیان
(۱۹) محترم غلام محمد صاحب ڈار ولد کریم صاحب " ۱۸۶۶ " " کنہ پورہ
(۲۰) " عبدالعزیز وانی صاحب ولد رحیم وانی صاحب " ۱۸۶۷ " " موضع شورت
(۲۱) محترمہ خدیجہ بی بی صاحبہ بنت سبحان صاحب " ۱۸۶۸ " " کنہ پورہ
(۲۲) مکرم سردار رفیق اللہ ولد سردار محمود شوخان صاحب " ۱۸۷۵ " " لنگروٹہ ضلع ڈیرہ غازیخان
(۲۳) محترمہ احمد بی بی صاحبہ زوجہ شیخ محمد عبداللہ صاحب " ۳۶۴۷ ساکن غلام محمد آباد فیصل آباد
(۲۴) محترمہ برکت بی بی صاحبہ بیوہ میراں بخش صاحب " ۴۵۷۲ " چک ۲۲۶ گ ب " "
(۲۵) " سکینہ بی بی صاحبہ زوجہ غلام حسین صاحب " ۴۵۹۵ ساکن پرانی منڈی ٹوبہ ٹیک سنگھ
(۲۶) " سردار بیگم صاحبہ " چوہدری عبدالقادر صاحب " ۴۶۰۶ " چک ۲۱۵ فضل محمد ضلع وہاڑی
(۲۷) مکرم محمد صدیق صاحب عرف باباجی ولد شاہ باز خان صاحب وصیت ۴۹۴۸ ساکن بیٹ گلی ضلع ہزارہ
(۲۸) محترمہ حسن بی بی صاحبہ بیوہ مولوی نظام الدین صاحب وصیت ۵۵۰۶ بھینیاں گوجران ضلع سیالکوٹ
(۲۹) " پروین اشتیاق صاحبہ موصیہ ۲۲۹۸۰ زوجہ اشتیاق احمد صاحب بھٹی سابق ساکن ۴۵۷۱ انند پورہ گوالمنڈی راولپنڈی

مقامی تربیتی کلاسز کا انعقاد

جن لجنات کی طرف سے مقامی تربیتی کلاسز منعقد کرنے کی رپورٹ ابھی تک مرکز کو موصول ہوئی ہے۔ اُن کی قسط نمبر ۳ درج ذیل ہے۔ پہلی قسط ۱۲ر جون کے الفضل میں آچکی ہے۔

ربوہ، شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین، خوشاب، گوجرانوالہ، لاہور، راولپنڈی، پشاور، نوشہرہ کینٹ، ڈھکی، حیدرآباد، مبارک آباد، کوئٹہ، چونڈہ، گجرات۔

ان تمام لجنات نے اس کلاس میں نصاب امتحان لجنہ مرکزیہ پڑھایا۔ مقامی علماء کرام سے تربیتی عناوین پر لیکچر کروائے گئے۔ اس سلسلہ میں مربیان کرام نے بھی مدد کی۔ اختلافی مسائل بھی ممبرات کو سمجھائے گئے۔ اس سلسلہ میں مربیان کرام نے بھی مدد کی۔ ان کلاسز سے تمام ممبرات نے بہت فائدہ اٹھایا اور خیر و خوبی کے ساتھ یہ اختتام پذیر ہوئیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصاب فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ۱۹۸۳ء

شریک ہونے والے طلباء و طالبات کی توجہ کے لئے

مضمون	برائے معیار اوّل	برائے معیار دوم	برائے معیار سوم
قرآن مجید	سورۃ فاتحہ دس منتخب آیات اور ان کا ترجمہ تین قرآنی دعائیں	سورۃ فاتحہ دس منتخب آیات اور ان کا ترجمہ تین قرآنی دعائیں	سورۃ فاتحہ دس منتخب آیات اور ان کا ترجمہ تین قرآنی دعائیں
عام دینی اور تربیتی امور (قرآن و حدیث کی روشنی میں)	۱۔ دس تربیتی موضوعات پر منتخب آیات و احادیث اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲۔ اسلامی اخلاق	دس تربیتی موضوعات پر منتخب آیات و احادیث اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام	دس تربیتی موضوعات پر منتخب آیات و احادیث اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کلامہ	وفات مسیح، ختم نبوت، اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختصر تشریح برائے مطالعہ ۱۔ اسلامی اصول کی فلاسفی ۲۔ آیت خاتم النبیین اور جماعت احمدیہ کا مسلک	وفات مسیح، ختم نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختصر تشریح برائے مطالعہ ۱۔ الوصیت ۲۔ وصال ابن مریم	وفات مسیح، ختم نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختصر تشریح برائے مطالعہ ۱۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق۔ ۲۔ ہماری تعلیم
تاریخ	برائے ہر سہ معیار:۔ (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے مختصر حالات۔ (۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے مختصر حالات۔		
ادعیہ مسنونہ (یاد کرنا)	برائے ہر سہ معیار:۔ رات کو سونے کی دعا، نیند سے جاگنے کی دعا، بیت الخلاء جانے اور نکلنے کی دعا، وضو کرنے کے بعد کی دعا، اذان سننے کے بعد کی دعا، مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا، دعائے قنوت، دعائے جنازہ، کھانا شروع کرنے اور بعد کی دعا۔		
بیت بازی	برائے ہر سہ معیار:۔ اشعار از درثمین، کلام محمود، در عدن، بخار دل۔		

نوٹ نمبر ۱:۔ کلاس میں شریک ہونے والے طلبہ و طالبات نصاب کی جو کتب ساتھ لا سکتے ہیں۔ وہ ضرور لیتے آویں۔ کچھ کتابچے نظارت ہذا کی طرف سے شائع ہوں گے اور وقت پر مل سکیں گے۔ بیت بازی کے پروگرام کے لئے طلباء درثمین، کلام محمود، در عدن اور بخار دل سے ابھی اشعار یاد کرنا شروع کر دیں۔

نوٹ نمبر ۲:۔ معیار اوّل کی پڑھائی مسجد مبارک میں معیار دوم کی پڑھائی مسجد اقصیٰ میں اور معیار سوم کی پڑھائی ایوان محمود میں ہوا کرے گی۔ کلاسز روزانہ ۷-۳۰ بجے شروع ہوا کریں گی۔

نوٹ نمبر ۳:۔ طلباء کی رہائش ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ اور طالبات کی رہائش مہمان خانہ مستورات میں ہوگی۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

عید الفطر کی خوشی کو حقیقی خوشی میں کیسے بدلیں

آسان نسخہ تو یہی ہے کہ غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز کریں تا ساری دنیا عید الفطر کی خوشی میں شامل ہو جائے۔

پس آیئے ہم اپنے مالوں جانوں اور عزتوں کی قربانی پیش کر کے اصلاح و ارشاد کے پروگراموں کو جلد تر مکمل کرنے کی سعی کریں۔ اور رمضان المبارک میں خصوصی دعائیں کریں۔

(قیادت اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دفتر دوم کے ایک مجاہد کی قربانی کا تسلسل

ہمارے مرحوم کارکن بھائی مکرم عبد الرفیق صاحب کی اہلیہ صاحبہ مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ نے اپنے مرحوم شوہر کی طرف سے یکصد روپے چندہ تحریک جدید بھجوا کر حضور ایدہ اللہ کی اس عظیم تحریک پر عمل کیا ہے کہ دفتر دوم کے مجاہدین کو بھی حتی الوسع لسٹ سے غائب نہ ہونے دیا جائے۔ اس کے ساتھ محترمہ موصوفہ نے جن دعاؤں کی درخواست کی ہے وہ انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے

"دعا کریں کہ خدا تعالیٰ میرے یتیم بچوں کو دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے آقا کے حکموں کی تعمیل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور میرے خاوند کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے.... عزیزم عبد الرحمٰن (پسر) کو اللہ تعالیٰ اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے.... انشاء اللہ حسب توفیق آئندہ بھی چندہ دیتی رہوں گی۔"

اللہ تعالیٰ شرف قبول بخشے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

قائدین مجالس و ناظمین اطفال

شعبہ اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہونے والے سالانہ مضمون نویسی کے مقابلہ میں شامل ہونے کے لئے مضمون بھجوانے کی آخری تاریخ اب ۳۱ر جولائی ۱۹۸۳ء مقرر کی گئی ہے آپ سے گزارش ہے کہ آپ کوشش کر کے زیادہ سے زیادہ اطفال کو اس مقابلہ میں شامل کریں اور اپنی مساعی کی رپورٹ مرکز کو ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مکرمہ صدیقہ بیگم بیوہ قریشی محمود احمد صاحب مکان نمبر ۵۹۴/ح نزد مسجد گلشن فاروق کالونی والٹن لاہور کینٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ ۲/۸ دار الصدر شمالی ربوہ مرحوم کے نام الاٹ ہے میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء ہیں۔

۱۔ انیسہ بیگم ۲۔ قدسیہ پروین ۳۔ مبشرہ ۴۔ بشریٰ محمود ۔ طاہرہ نعیمہ دختران ۶۔ زاہد محمود پسر۔ استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بحصص شرعی تمام ورثاء کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

ڈاک خرچ میں اضافہ

احباب کو اس امر کا بخوبی علم ہے کہ یکم جولائی سے ڈاک کے اخراجات میں اضافہ ہو چکا ہے۔ اب لفافے پر ساٹھ پیسے اور پوسٹ کارڈ پر تیس پیسے کا ٹکٹ لگتا ہے۔ بعض احباب پرانی شرح کے مطابق چٹھیاں بھجوا رہے ہیں جو ادارہ الفضل کو بیرنگ ہو کر مل رہی ہیں جس سے ادارہ کو نقصان ہوتا ہے۔ جملہ احباب نئے ڈاک خرچ کے مطابق ٹکٹ لگا کر شکریہ کا موقع دیں۔ بیرنگ چٹھیاں وصول کرنے سے دفتر ہذا معذور ہے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

نئے سال کا بجٹ دو ماہ کے اندر بھجوا دیا جائے: (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

۵-۶-۷ وفا ۱۳۶۲ ہش (جولائی ۱۹۸۳ء)

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں مورخہ ۵ تا ۷ وفا (جولائی) کی تاریخوں میں مجموعی طور پر دو ہزار تین سو دو خطوط موصول ہوئے۔ احباب جماعت نے دنیا کے کونے کونے اور پاکستان کے اندرونی شہروں سے اپنی حاجات پورن ہونے اور دینی و دنیوی فلاح حاصل ہونے، دعا کے لئے حضور کو خطوط لکھے۔ اندرون پاکستان سے ایک ہزار سات سو انسٹھ اور بیرون پاکستان سے چار سو اٹھاون خطوط موصول ہوئے۔ دفاتر جماعت سے پچاسی خطوط آئے۔ ان تین دنوں میں حضور کی طرف سے احباب کے خطوط کے جوابات اور دیگر اہم باتوں پر مشتمل مجموعی طور پر دو ہزار پانچ سو ستانوے خطوط روانہ کئے گئے۔ ان میں سے دو سو تو اسی خطوط حضور کے دستخطوں سے گئے جبکہ ایک ہزار آٹھ سو پچاس خطوط پرائیویٹ سیکرٹری نے اپنے دستخطوں سے روانہ کئے۔ یہ خطوط پرائیویٹ سیکرٹری نے حضور کے ارشادات کی روشنی میں تحریر کئے۔ حضور کی طرف سے دفاتر جماعت احمدیہ کو چار سو اٹھاون خطوط لکھے گئے۔ ان ایام میں اگرچہ عام ملاقاتیں بند رہیں لیکن استثنائی طور پر چیدہ احباب اور رہنماؤں کو ملاقات کی اجازت دی جاتی ہے۔ چنانچہ زیر رپورٹ تین ایام میں مجموعی طور پر ۹۷ احباب نے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے آقا ایدہ اللہ کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر دے اور ہر آن اپنے فضلوں اور تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

— بقیہ اخبار احمدیہ —

حضور نے فرمایا۔ رو رو کر گریہ وزاری سے منت و سماجت سے اپنے اللہ کے حضور عرض کریں کہ اے مولا! ہم نہیں جانتے یہ کیا تھا۔ یہ تیری رحمت کا نشان تھا۔ ہمیں مایوس نہ کر۔ ہماری پہلی بھی دعائیں سن اور بعد کی دعائیں بھی سن! آمین!

نماز میں حضور نے دوسری رکعت کے قیام میں بڑی رقت سے دعائیں کروائیں۔ مسجد اقصیٰ احباب و خواتین کی آہ و زاری سے گونج رہی تھی۔ دل پگھل رہے تھے۔ عجیب روحانی لطف کا سماں تھا۔ اس جمعۃ الوداع کو حضور کی پرسوز دعاؤں نے ایک یادگار جمعہ بنا دیا۔

— مکرم چوہدری محمد نصر اللہ خان صاحب (ابن مکرم چوہدری عبد اللہ خان صاحب مرحوم امیر کراچی برادر اکبر مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر لاہور) دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ آپ بغرض علاج و اپریشن لندن تشریف لے گئے ہیں۔

احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی التجا ہے۔ (عبد الملک لاہور)

— • خاکسار کی بڑی بچی عزیزہ امۃ الحی بشریٰ بی۔ اے۔ تین ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ ان دنوں طبیعت زیادہ خراب ہے ابھی بدستور بخار ہے احباب کرام کی خدمت میں بچی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ محمد ارشد کاتب بیت المال آمد

اعلان تعطیل

عید الفطر کی تقریب سعید کے موقع پر مورخہ ۱۲، ۱۳ جولائی ۱۹۸۳ء کو روزنامہ الفضل کے دفاتر بند رہیں گے لہٰذا ان دونوں ایام میں پرچہ شائع نہیں ہوگا قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمائیں

(منیجر الفضل)

محترم بابو برکت اللہ صاحب (ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر) کی وفات

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ خاکسار کے والد محترم بابو برکت اللہ صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم ساتھی حضرت ماسٹر قادر بخش صاحب لدھیانوی مرحوم کے بیٹے اور محترم حضرت مولانا عبد الرحیم درد کے چھوٹے بھائی تھے۔ مورخہ ۳ جولائی ۱۹۸۳ء کو بوقت ۱۰½ بجے شب وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۵ سال تھی۔ اگلے روز بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی اور ورثا سے تعزیت فرمائی۔ بعدہٗ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم بہت مخلص اور سلسلہ کے فدائی تھے۔ ایک لمبے عرصہ تک محکمہ ڈاک خانہ جات میں ملازمت کرتے رہے۔ ربوہ کے اولین پوسٹ ماسٹر ہونے کا اعزاز بھی آپ کو حاصل ہے۔

آپ کے پسماندگان میں آپ کی اہلیہ ثانی کے علاوہ آپ کے ۶ بیٹے ۴ بیٹیاں ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور ہر حال میں ہمارا کفیل و کارساز ہو۔

(رفیع اللہ (ٹیلی فون اوپریٹر) ابن بابو برکت اللہ صاحب مرحوم مکان نمبر ۱۰/۲ دار الرحمت شرقی ربوہ)

اعلانِ نکاح

۱۸ مارچ ۱۹۸۳ء کو بعد نماز جمعہ مکرم مولوی عبد القدیر صاحب فیاض مربی سلسلہ نے مسجد احمدیہ مسن باڈھہ ضلع لاڑکانہ میں عزیزم مکرم اظہر احمد صاحب جتوئی ابن مکرم نعمت اللہ صاحب جتوئی کے نکاح بمہراہ عزیزہ تبشیرہ بشیر بنت مکرم بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کا اعلان بعوض مبلغ بیس ہزار روپیہ مہر فرمایا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(عبد الغفار امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد سندھ)

احمد اکیڈمی کی طرف سے تمام احباب کی خدمت میں
عید مبارک
ہماری تازہ کتاب "خواب اور تعبیریں" ہر کتب فروش سے طلب فرمائیں
احمد اکیڈمی - ربوہ

نیا سال
اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں
دلی عید مبارک
منجانب:
سادات ٹینٹ سروس اینڈ ٹریڈرز
چوک مسجد اقصیٰ کالج روڈ ربوہ
نیا سال

ہم آپ کو عید مبارک کہتے ہیں
یونی فوم اور لائف گیس کے ربوہ میں واحد ڈیلر
ربوہ فوم سنٹر، ربوہ گیس سنٹر
چوک مسجد اقصیٰ کالج روڈ ربوہ